فساد اس سے شروع ہوتا ہے جب انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود کی روایات اور کارکنان کو نصائح

جو لوگ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے، آپ کی جدائی سے انہیں زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا

دین کی اشاعت کا جو عہد حضرت مصلح موعود نے کیا اور نبھایا وہی عہد آج ہمیں بھی کرنے اور اسے نبھانے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 مئی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے قرآنی آیت اجتنبوا کثیراً من الظن کے تحت فرمایا کہ فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ اپنی خلافت سے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور اسی نے اپنی تائید و نصرت کو ہمیشہ میرے شامل حال رکھا۔ ایک دفعہ کسی نے چندہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے اسے فرمایا کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ سلسلے کے لئے ایک پیسہ بھی بھیجو، پھر دیکھو کہ خدا کے سلسلے کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے، یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کے سامان فرمائے گا اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو سلسلے کے لئے اپنے اموال قربان کرنا باعث فخر سمجھیں گے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اہل و عیال کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مقبرے میں داخل ہونے کے بارے میں میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے کہ وہ وصیت کے بغیر بہشتی مقبرے میں داخل ہوں گے اور جو شخص اس پر اعتراض کرے گا وہ منافق ہوگا۔ اگر ہم لوگوں کا روپیہ کھانے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ امتیازی نشان کیوں قائم فرماتا۔ پس ان لوگوں کو جو اعتراض کرتے ہیں، خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اس وقت سے پیشتر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے جبکہ ان کا ایمان اٹھ جائے بہرحال ایسے لوگ ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی یہ اعتراض حضرت مسیح موعود پر ہوا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے رفقاء کو جو عشق تھا اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کی حضرت مسیح موعود سے محبت کا اندازہ لگایا ہے جو آپ کی صحبت میں رہے، انہیں حضرت مسیح موعود کی جدائی کی وجہ سے اپنی زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ جماعتی کارکنان کو نصائح کیں اور پھر فرمایا کہ میرے علم میں ہے کہ پاکستان اور انڈیا جیسے ملکوں میں کارکنوں کے جو الاؤنسز ہیں ان سے گزارا مشکل ہوتا ہے لیکن جو زیادہ سے زیادہ گنجائش کے مطابق سہولت دی جا سکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جو بعض دفعہ اس بارے میں خطوط کے ذریعے مجھ سے اظہار بھی کر دیتے ہیں، انہیں ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہئے جو انتہائی غربت میں گرفتار ہیں، جنہیں بیماری کی صورت میں اپنے اور بچوں کے علاج کی بھی توفیق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے، اس پر توکل کرنے اور ضروریات کیلئے اس کی طرف زیادہ جھکنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود کی قادیان سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ قادیان ایسی جگہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا اور اس نے یہاں ہی اپنی ساری عمر گزاری اور اس جگہ سے وہ محبت رکھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات کے بارے میں مجھے پہلے سے کچھ باتیں معلوم ہوگئی تھیں۔ اپنی ایک رؤیا بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت صاحب کی وفات پر خدا تعالیٰ نے میرا دل نہایت مضبوط کر دیا اور فوراً میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اب ہم پر بہت بڑی ذمہ داری آپڑی ہے۔ اور میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ الٰہی میں اقرار کرتا ہوں کہ خواہ اس کام کے کرنے کے لئے دنیا میں ایک بھی انسان نہ رہے پھر بھی میں کرتا رہوں گا۔ پھر آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تکالیف اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے جبکہ بہت سارا کام کرنا ابھی باقی تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا۔ اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اے خدا میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور میں نے حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی جس کا نتیجہ آج ہر شخص دیکھ رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ حقیقت ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا کی آبادی اس وقت تین ارب کے قریب ہے اور سب کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ پس جو عہد اس وقت حضرت مصلح موعود نے کیا تھا۔ وہ عہد ہم میں سے ہر ایک کو کرنے کی ضرورت ہے اور پُر جوش طریقے سے نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین